جلد ۲۸ | مورخہ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | ۲ فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵

مسلمان اچھوتوں کے متعلق اپنا فرض خود کیوں ادا نہیں کرتے

عام مسلمانوں کی دون ہمتی کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ چونکہ وہ اپنے مذہب کے متعلق خود اپنی ذمہ داریاں ادا نہیں کرتے۔ اس لئے جب کوئی اور اپنے مذہب کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ تو دُہائی دینا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ کیوں ایسا کیا جاتا ہے۔ اور کیوں اسے چھوڑ نہیں دیا جاتا۔ ورنہ بین الاقوامی تعلقات خوشگوار نہ رہیں گے۔ ہندو مسلم فسادات شروع ہو جائیں گے۔ اور زیادہ تاؤ میں اس کو یہاں تک بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسلمان بھی اسی قسم کا تہیہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ تو ہندوؤں کا نام ونشان مٹا کر رکھ دیں گے۔ لیکن چونکہ یہ سب کہنے کی باتیں ہوتی ہیں۔ اور بارہا کہی جا چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی کوئی پروا نہیں کی جاتی۔ اور مسلمان بھی چند روز شور مچا کر خاموش ہو جاتے ہیں ؎

یو۔ پی میں جب آریوں نے ملکانوں کو مرتد کر کے آریہ بنانا شروع کیا اور سینکڑوں کو اپنے دام میں پھنسا لیا تو مسلمانوں نے ہندو لیڈروں اور ہندو قوم سے اپیل پر اپیل اور درخواست پر درخواست کرنی شروع کر دی۔ کہ آریوں کو ملکانوں کی شدھی سے روکا جائے۔ اور منع کر دیا جائے کہ انہیں ہندو نہ بنائیں۔ مگر ان کی یہ صدا نقار خانہ میں طوطی کی آواز بن کر رہ گئی۔ اور آریوں نے مسلمانوں کی کمزوری کو بھانپ کر اور زیادہ سرگرمی دکھانی شروع کر دی۔ مسلمانوں میں اگر اپنے مذہب کی اشاعت کے متعلق جذبہ اور ولولہ پایا جاتا۔ اور اگر وہ اپنی قوم کی ترقی کے خواہاں ہوتے۔ تو خود ہر جگہ پہونچتے۔ اور ایسے لوگوں کا پتہ لگاتے۔ جو اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکتے تھے۔ پھر پوری سرگرمی کے ساتھ ان میں تبلیغ اسلام کرتے۔ یا جس مقام پر غنیم حملہ کرتا وہاں مقابلہ کے لئے ڈٹ جاتے۔ اور اسلام کی وہ خوبیاں پیش کر کے جو کسی اور مذہب میں قطعاً نہیں پائی جاتیں۔ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اس کی فضیلت ثابت کرتے۔ اور ساتھ ہی ویدک دھرم کو ناقابل عمل اور ناقابل قبول دکھاتے مگر اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ہاں جماعت احمدیہ نے اپنے امام اور مقتدا کے ارشاد کے ماتحت باوجود نہایت قلیل التعداد اور غریب ہونے کے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ کہ آریہ خود پکار اُٹھے۔ کہ اگر احمدی مبلغ اس علاقہ سے چلے جائیں۔ تو ہم بھی چلے جائیں گے۔ مگر ان کی اس پیشکش کو اسلامی غیرت اور حمیت کے ساتھ ٹھکرا دیا گیا۔ کہ جن لوگوں کو مرتد کر لیا گیا ہے۔ جب تک ان کو مسلمان نہ بنا لیا جائے احمدی مبلغ واپس نہیں جا سکتے ؎

یہ تھا اصل جواب آریوں کے اس حملہ کا جو انہوں نے ملکانوں پر کیا۔ اور یہ تھا صحیح طریقِ عمل۔ جو آریوں کے مقابلہ میں اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ اور جماعت احمدیہ نے اختیار کیا۔ جب دھوکہ اور فریب۔ طمع اور لالچ کے ذریعہ ناواقف اور جاہل لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی جائے۔ تو ہمیں یہ تو حق پہونچتا ہے۔ کہ اس قسم کے افعال کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور مطالبہ کریں۔ کہ ان کو ترک کر دیا جائے۔ لیکن جب ہم خود اسلام کو تبلیغی مذہب سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کی ہر قوم اور ہر علاقہ میں اشاعت کرنا اپنا مقدس مذہبی فرض یقین کرتے ہیں تو ہمیں دیگر مذاہب کے لوگوں کا بھی یہ حق تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے جائز ذرائع سے جدوجہد کریں۔ کسی ناروا اور ناسزا فعل کے مرتکب نہ ہوں۔ مگر عام مسلمان یہ چاہتے ہیں۔ کہ نہ تو وہ اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے کچھ کریں۔ اور نہ کوئی اور کرے۔ مگر وہ بے شک کچھ نہ کریں۔ اور نہیں کر رہے کوئی اور ان کی کب سنتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ اپنے اپنے مذاہب کی اشاعت نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں ؎

حال میں گاندھی جی سے کسی کانگرسی مسلمان نے یہ شکایت کی۔ کہ "جب آپ یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر چھوت چھات ختم نہ ہوئی۔ تو ہندو دھرم کی موت ہو جائیگی۔ تب آپ تسلیم کر لیتے ہیں۔ کہ ہریجن ادھار کا کام خالص ہندوؤں کا کام ہے اور کہ ہندو دھرم کے لئے زندگی اور موت کا سوال ہے۔ آپ نے جنوبی افریقہ سے ہندوستان آنے کے بعد ۲۰ سال لگاتار

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ صلح ۱۳۱۹ ہش۔ کراچی سے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۲۹ تاریخ کے خط میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۵ ماہ صلح سے اس جگہ مقیم ہیں۔ حضور کی کھانسی کی تکلیف نسبتاً کم ہے۔ اہل بیت خیریت سے ہیں ؁

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؁

حضرت مولوی شیر علی صاحب مقامی امیر کی طبیعت علیل ہے۔ نیز جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ بعارضہ بخار بیمار ہیں صحت کے لئے دعا کی جائے ؁

فرمانروائے عراق کی خدمت میں وزیر خزانہ کی وفات پر تعزیت کا تار

اور

ہز میجسٹی کی طرف سے جواب

سید رستم حیدر صاحب وزیر خزانہ حکومت عراق کی وفات پر جناب ناظر صاحب امور خارجہ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز میجسٹی شاہ عراق کی خدمت میں حسب ذیل تعزیتی تار ارسال کیا تھا:۔

”سید رستم حیدر صاحب وزیر خزانہ کی وفات پر ہمیں سخت صدمہ ہوا ہے۔ اور ہم ہز میجسٹی اور وزیر صاحب موصوف کے اقرباء سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ؁

زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ قادیان“

ہز میجسٹی کی طرف سے جواب

ہز میجسٹی شاہ عراق کی جانب سے اس تار کا حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے۔

ہز ہائی نس دی ریجنٹ آپ کی طرف سے اس اظہار ہمدردی پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

انچارج رسوم تدفین بغداد

الفضل کا خلافت جوبلی نمبر ضرور منگائیے

”الفضل“ کے جوبلی نمبر کے مضامین چونکہ تبلیغ احمدیت کے لئے نہائت مؤثر اور مفید ہیں۔ اس لئے کئی ایک اصحاب نے رعائتی قیمت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی کئی پرچے منگائے ہیں۔ جن احباب نے ابھی تک اس طرف توجہ نہ فرمائی ہو۔ وہ اپنے دوستوں کو بطور تحفہ دینے کے لئے یہ قیمتی پرچہ ضرور منگائیں۔ متعدد پرچے منگانے والے اصحاب سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی ؁

(مینیجر)

چندہ تحریک جدید کا وعدہ جلد بھیجئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔

”میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں مگر حکم اس کا ہے“

خدا تعالےٰ کے موعود خلیفہ ایسی شاندار تحریک کے متعلق فرما رہے ہیں جس میں حصہ لینے والے احباب کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے جنت واجب کر دے گا۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے خاص قربانیاں کیں۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ متکفل ہوگا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور نہیں پیش کئے۔ وہ سن لیں کہ آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء سر پر آن پہونچی۔ جلد سے جلد اپنا وعدہ لکھ کر حضور کے پیش کر دیں ؁

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بقیہ صفحہ اوّل

اچھوت ادھار کے لئے کانگرس کے پلیٹ فارم کو استعمال کیا۔ اور اسے کانگرس کے تعمیری پروگرام کا حصہ بنا دیا ....

... اکثر کانگرسی لیڈروں میں ویسی ہی تنگدلی پائی جاتی ہے۔ جو آپ کی لیڈرشپ کا ایک جزو بن چکی ہے۔ اور ان میں سے اکثر یہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ سوراج کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ جو اڑھائی ہزار سال پہلے پائے جاتے تھے۔ اور کہ آٹھ کروڑ مسلمانوں پر ہندو دھرم اور تمدن ٹھونس دیا جائے“ (ملاپ ۳۰ جنوری)

گاندھی جی نے اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ ”آخر کانگرس کے پلیٹ فارم پر سے مجلسی خرابیوں کے خلاف جہاد کرنے پر پابندی کیوں لگائی جائے۔ اور کانگرس چھوت چھات کو دور کرنے میں ہندوؤں کی حوصلہ افزائی کیوں نہ کرے۔“ اس کے متعلق اگرچہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب کانگرس کو ہندو مسلمانوں کی مشترکہ چیز قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے۔ کہ بہت سے مسلمان بھی کانگرس میں شریک ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ کانگرس کے پلیٹ فارم سے مجلسی خرابیاں دور کرنے کا موقعہ صرف ہندوؤں کو دیا جاتا ہے۔ اور انہی کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کو کیوں اس سے محروم رکھا جاتا ہے۔ اور انہیں کیوں اچھوت پن کی مجلسی خرابی کو دور کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اور یہ ایسا سوال ہے جس پر گاندھی جی کو معقولیت کے ساتھ غور کرنا پڑے۔ مگر اسے پیش کون کرے۔ کیا وہ مسلمان جو بار بار توجہ دلانے کے باوجود اچھوتوں کی اصلاح سے غافل اور لاپرواہ ہیں۔ کاش مسلمانوں میں قوت عمل پیدا ہو۔ وہ اشاعت اسلام اپنا سب سے بڑا فرض سمجھیں۔ اور اس کے لئے ہر طرح کوشش کریں۔ ورنہ یاد رکھیں شور مچا کر ہندو دھرم کی اشاعت کرنے اور مسلمانان ہند پر ہندو دھرم اور تمدن کو ٹھونسنے سے نہ وہ گاندھی جی کو باز رکھ سکتے ہیں۔ نہ کسی اور ہندو کو ؁

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

بیمار پرسی

فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی بیمار کو پوچھنے کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو اس کے لئے یہ دُعا فرمایا کرتے۔ اذھب الباْس ربّ النّاس، اشف وانت الشافی، لاشفاء الاشفاءک شفاء لا یغادر سقمًا۔ یعنی اے تمام انسانوں کے رب تو اپنے اس بندہ کی تکلیف دُور کر دے۔ تو اسے صحت دے کیونکہ تو ہی صحت دینے والا ہے۔ اور تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں۔ الٰہی اسے ایسی شفا دے جس کے بعد بیماری کا نام تک نہ رہے۔

فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دُعا اپنے موقعہ ومحل کے لحاظ سے نہایت ہی کامل اور اتم دُعا ہے۔ کیونکہ کسی مریض کا حال پوچھنا۔ اور اس کا دل بہلانا بھی مفید ہو سکتا ہے کہ اسکی مدد کے لئے ایسے مددگار کو بلایا جائے کہ اگر وہ مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو اسے کوئی روک نہ سکے۔ ایسے طبیب کو بلایا جائے۔ جس کا تجویز کردہ نسخہ سو فیصدی صحیح ہو۔ اور وہ خدا تعالےٰ ہی ہو سکتا ہے۔

فرمایا۔ بعض لوگ مریضوں کی عیادت کے لئے نہیں جاتے۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ اوّل تو یہی کہ خلافِ سنت ہے۔ دوّم یہ کہ انسانی شرافت سے بعید بات ہے۔ کہ اس کا بھائی بیمار ہو۔ اور وہ اس کے لئے چند منٹ بھی نہ دے سکے۔ کہ اسے جا کر پوچھ آئے۔ جو شخص کسی کے لئے چند منٹ نہیں دے سکتا۔ اس سے کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ مصائب وشدائد میں کسی کے کام آئے گا۔ اور بیماری سے جبکہ جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو اس سے بڑھ کر اور کونسی مصیبت ہو سکتی ہے۔

فرمایا۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے۔ کہ مصیبت اور تکلیف کے وقت اگر اس کا دل بڑھایا جائے۔ تو وہ ضرور اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس میں طاقت اور ہمت پیدا ہو جاتی ہے پس بیمار کی بیمار پُرسی سے تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ لوگ میرے ہمدرد اور غمگسار ہیں۔ میری تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہیں۔ اور میں ان کو یاد ہوں۔ اس طرح مریض کا دل مضبوط رہتا ہے اور بیماری کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

پس بیمار پرسی ضرور کرنی چاہیئے اس میں ہمارا زیادہ وقت خرچ نہیں ہوتا۔ اور ممکن ہے۔ کہ ہم اس طرح کسی انسان کی زندگی کا موجب بن جائیں۔

حرام چیز کا بوقتِ ضرورت استعمال

فرمایا۔ یہ جو حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند مریضوں کو اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پینے کے لئے کہا۔ اور وہ اس نسخہ پر عمل کرنے سے تندرست ہو گئے۔ اس سے ہماری تائید میں ایک مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم کہتے ہیں۔ جب کسی بیمار کی جان جانے کا خطرہ ہو۔ اور ڈاکٹر اسے کوئی ایسی چیز استعمال کرنے کو کہے۔ جو حلال نہ ہو۔ مثلاً شراب وغیرہ تو اس مریض کو ڈاکٹر یا حکیم کے کہنے پر عمل کر لینا چاہیئے۔ مگر بعض کہتے ہیں۔ کہ بے شک مریض مر جائے۔ مگر کوئی ایسی چیز استعمال نہ کرائی جائے۔ جو حلال نہ ہو۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کیا پیشاب حرام ہے۔ یا حلال؟ ہر شخص کے نزدیک پیشاب حرام چیز ہے۔ مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند بیماروں کو پینے کا حکم دیا۔ انہوں نے پیا۔ اور صحت یاب بھی ہو گئے۔

پس ہمارے مخالف الخیال دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اگر ہمارا خیال صحیح نہیں تو کوئی عقلی یا نقلی وجہ پیش کریں۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ پیشاب جو بلاشبہ ایک حرام چیز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان بیماروں کو پینے کی کیوں اجازت دی؟ بلکہ حدیث میں تو اَمَرَهُمْ آیا ہے۔ کہ حضور نے ان کو حکم دیا۔

پھر ہماری تائید میں قرآن کریم ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ وقتِ ضرورت سؤر جیسی حرام چیز بھی کھا لینے میں حرج نہیں۔ اور ہمارے مخالف الخیال بھی قرآنی حکم کے ماتحت اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

پس جب ایسے موقعہ پر جان بچانے کے لئے کتا۔ سؤر اور خون کھا لینا بھی جائز ہے۔ تو مرتے ہوئے انسان کی جان بچانے کے لئے اگر ڈاکٹر یا حکیم کے مشورہ سے شراب دوا کے طور پر استعمال کر لی جائے۔ تو کیا حرج ہے۔ جبکہ کتا اور سؤر شراب سے ہزارہا درجہ زیادہ ناپاک ہیں۔

فرمایا۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ اگر مریض کی جان جانے کا خطرہ ہو۔ تو ڈاکٹر کے مشورہ سے ایسی چیز بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ جو حلال نہ ہو۔

پھر جب اونٹ کا پیشاب بوقت ضرورت پیا جا سکتا ہے۔ تو تمام حلال جانور بیچ میں آ گئے۔ اس لئے ڈاکٹر کے کہنے پر بکری۔ گائے۔ بیل اور بھینس۔ یعنے تمام حلال جانوروں کا پیشاب بطور علاج استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک جانور کے الگ الگ بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ ایک اصول مقرر فرما دیا۔ کہ ضرورت کے وقت جب آدمی کی جان کا خطرہ ہو۔ تو جو چیزیں حلال نہ ہوں۔ ان کو بھی بطور علاج استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خاکسار محمود احمد خلیل شاہ پوری

ہجری شمسی تقویم کے متعلق ضروری اصلاحات

ہجری شمسی کیلنڈر میں بعض اغلاط رہ گئی ہیں۔ جن کی اصلاح درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(۱) صفحہ ۳ کالم دوم کی پانچویں سطر میں "۴ر جنوری ۶۳۲ء" کی بجائے "۲۹ر دسمبر ۶۳۱ء" چاہیئے

(۲) صفحہ ۳ کالم دوم میں چھوٹی سرخی "ہجری شمسی" مہینوں کے نام کے ماتحت دوسری سطر میں یعنی پہلے مہینہ کے ماتحت "اس مہینہ میں کفار مکہ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر صلح کا معاہدہ ہوا" کی بجائے "اس مہینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رویا کی بنا پر تین ہزار صحابہ کرامؓ کی معیت میں عمرہ کے لئے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ مگر کفار قریش مزاحم ہوئے اس وجہ سے حدیبیہ کے مقام سے آپ کو واپس ہونا پڑا۔ لیکن اس موقعہ پر ان لوگوں کے ساتھ آپ کا ایک صلح کا معاہدہ ہو گیا"

(۳) صفحہ ۴ کالم اول میں چھٹے مہینہ کے ذکر میں دوسری سطر میں "بنی طے کے اسیروں کو ان کی قومی نسبت کی وجہ سے" کی بجائے "بنی طے کے اسیروں کو حاتم کے ساتھ ان کے قومی نسبت رکھنے کی وجہ سے"

(۴) صفحہ ۴ کالم دوم میں شمسی مہینوں کی تعیین کی جو سُرخی ہے۔ اس میں "شمسی" کی بجائے "قمری" کا لفظ چاہیئے۔

(۵) صفحہ ۴ کالم دوم کے آخری پیرے اور پیرے کے شروع اور آخر میں خطوط وحدانی نہیں چاہیئے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی۔ حال کراچی۔

سوالات کے جوابات

فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ کی تشریح

پچاس ہزار سال کے دن سے کیا مراد ہے؟

از ابو البرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۳)

عروج ملائکہ اور روح کی حقیقت

آیت تعرج الملائکة والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة میں ملائکہ اور روح کے متعلق یہ فرمانا کہ وہ پچاس ہزار سالہ دن میں خدائے ذی المعارج کی طرف عروج کرتے ہیں۔ اس عروج کی حقیقت انہی معنوں میں ہے جن معنوں میں اور جنگوں کے عذاب سے ملائکہ کے ذریعہ فتح مکہ تک کفار میں سے سعید الفطرت لوگوں کی روحوں کو خدائے ذی المعارج کی طرف عروج حاصل ہونے کے متعلق ذکر کیا گیا۔ اور جس عروج کے نتیجہ میں آخر درجہ بدرجہ قدریجی ترقی کرنے سے وہ اسلام کے بالکل قریب پہنچ گئے۔ اور آخر وہ وقت آگیا جبکہ وہ ایمان لاکر اسلام کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ ملائکہ جن کا آیت تعرج الملائکة میں ذکر آیا ہے۔ وہی ہیں جن کی نسبت سورۂ ملک میں آیت سألھم خزنتھا الم یاتکم نذیر میں انہیں خزنة کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور سورۂ مدثر میں آیت وما جعلنا اصحٰب النار الا ملائکة کے ایک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ جہنمی لوگ جہنم میں عذاب کی وجہ سے ملائکہ کی تعذیب کے نیچے ملائکہ کی طرح یفعلون ما یؤمرون کی حالت پیدا کرنے سے ملائکہ صفت ہی بنائے جائیں گے ؎

الروح سے مراد

اور الروح سے اس جگہ مراد انہی کفار کی روح ہے جنہیں ملائکہ کی تعذیب کے ذریعہ خدائے ذی المعارج کی طرف اصلاحی معنوں میں درجہ بدرجہ تدریجی طور پر عروج حاصل ہوتا جائے گا۔ اور جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قرآن کریم میں دوزخیوں کی نسبت ابد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس سے دوزخیوں کا علی الدوام عذاب میں مبتلا رہنا ثابت ہوتا ہے۔ تو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ اول اس لئے کہ دوزخی لوگوں کے جرائم مختلف حیثیت کے ہونگے۔ بعض کافر نہیں ہوں گے۔ بلکہ عام گناہوں کے مجرم ہوں گے۔ پھر گناہوں میں بھی فرق ہے بعض کے سخت اور کثرت سے گناہ ہوں گے۔ بعض کے ان سے کم اور اتنے سخت نہیں ہوں گے۔ اور بعض کافر ہونگے اور پھر کفر کے بھی بحکم الکفر دون کفر کئی اقسام ہیں۔ بعض کفر میں زیادہ ہوں گے بعض کم۔ پھر مدت کے لحاظ سے بھی فرق ہوگا۔ بعض کا کفر زیادہ عرصہ کا ہوگا۔ بعض کا تھوڑی مدت کا۔ تو اب کیا یہ سب قسم کے لوگ دوزخ میں خالدین فیھا ابدا کے الفاظ کے مطابق دائمی خلود نار کا برابر عذاب پانے والے ہوں گے۔ حالانکہ یہ عدل اور انصاف اور عقل کے خلاف ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی قدوس اور سبوح ذات کی شان سے بھی سخت خلاف ہے اور اگر جرائم کی کمی بیشی کے لحاظ سے فرق ہوگا۔ تو یقیناً سزا میں بھی بلحاظ کمی بیشی کے ضرور فرق ہوگا۔ اور پھر فرق ہونے سے خلود اور ابد کے مفہوم میں بھی فرق ہوگا۔ اور جب ہر اک کا خلود اور ابد بلحاظ سزا کے الگ الگ ہوگا۔ تو اس بات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔

کہ ہر ایک کی سزا کی معین مدت اس کے لئے خلود اور ابد کا معنی رکھتی ہے اور اس کی مثال قرآن کریم سے کئی مقامات میں ملتی ہے۔ مثلاً آیت لا تنکحوا ازواجہ من بعدہٖ ابدا (احزاب) میں حکم دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان آپ کی ازواج مطہرات سے تا ابد نکاح نہ کریں۔ اب ازواج مطہرات تا ابد زندہ رہنے والی ہی نہ تھیں۔ اور نہ ہی نکاح کرنے والے تا ابد زندہ رہنے والے تھے۔ تو پھر ابد تک کے لئے حکم دینے کا کیا مطلب تو اس جگہ ابد سے مراد صرف اسی قدر ہو سکتی ہے۔ کہ ہر اک بیوی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جب تک کہ زندہ رہے اور زندگی کی مدت بھی ہر ایک کی مختلف تھی۔ کوئی زوجہ مطہرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد بہت ہی تھوڑی مدت تک زندہ رہی۔ کوئی اس سے زیادہ مدت کوئی اس سے زیادہ اب زیادہ سے زیادہ عمر پانے والی زوجہ مطہرہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پچاس سال مدت سے بھی پہلے ہی وفات پانے والی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک کے ابد کی مدت اتنی ہی تھی۔ جتنی کہ کسی ام المومنین کو بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مل سکی ؎

پس انہی معنوں میں خلود اور ابد کی اس مدت کو قیاس کیا جائے گا جو ہر ایک کافر اور مجرم کے کفر اور جرم کے لحاظ سے ہو سکتی ہے ؎

پچاس ہزار سالہ مدت سزا دہریوں کے لئے ہے

اور پچاس ہزار سالہ مدت سے بڑھ کر تو دوزخ کا زمانۂ سزا ہے ہی نہیں اور یہ سزا بھی دہریوں کے لئے ہوگی۔ جو عقائد اور اعمال کے ہر پہلو کے لحاظ سے شدید کافر ہیں۔ اور ان کا زمانۂ کفر اور شدت کفر سب سے زیادہ ہوگا۔ ورنہ ایسے مجرم اور کافر جو قلت مدت اور نوعیت کفر و جرم کے لحاظ سے کم درجہ پر ہوں گے۔ ان کا زمانۂ سزا تو اور بھی کم ہوگا۔ اور ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اختلاف جرائم بلحاظ کمی بیشی کے سزا کی کمی بیشی کا مقتضی ہے۔ اور سورۂ نحل میں تو سزا اور مواخذہ بھی کئی اقسام پر بیان فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا افأمن الذین مکروا السیئات ان یخسف بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لا یشعرون او یاخذھم فی تقلبھم فما ھم بمعجزین او یاخذھم علی تخوف۔ اب ان عذاب کے اقسام سے ایک قسم تخوف کی بھی قرار دی گئی ہے یعنی صرف خوف کا دل پر طاری کر دینا جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے ماتحت عبد اللہ آتھم صرف تخوف کی سزا میں مبتلا کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ اطلع اللہ علیٰ ھمّہٖ و غمّہٖ ولن تجد لسنتنا تبدیلا یعنی ہم و غم کی حالت میں پکڑنا ہمارا دستور ہے اور عبد اللہ آتھم کے قلب پر خدا نے اطلاع پائی ہے۔ کہ وہ ہم و غم سے بھرا ہوا اور شکستہ خاطر ہے۔ اور جب دنیا میں بھی ہم و غم کی تکلیف کسی گناہ کا کفارہ ہو سکتی ہے تو کیا دوزخ کا اخروی عذاب شدت کی تلخی کے ساتھ گناہوں کا کفارہ نہ ہو سکیگا۔ اور جب دوزخ کی سزا بھی گناہوں کے عوض میں ہی پیش کی جائیگی۔ اور جب تک انسان سزا نہ بھگت لیگا خلاصی نہ پا سکیگا۔ گویا گناہوں کے عوض میں گنہگار بطور رہن کے ہوگا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کل نفس بما کسبت رھینة الا اصحٰب الیمین فی جنّٰت (مدثر) یعنی ہر ایک نفس اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے دوزخ کی سزا کے لئے گرو رکھا جانے والا ہے۔

سو اصحاب الیمین یعنی نیک اعمال والوں کے ... وہ جنات میں ہوں گے۔ اب رہن یعنی کسی چیز کا گرو رکھنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا۔ کہ گرو والی چیز دوام کے لئے مرتہن کے قبضہ میں دی جاتی ہے۔ بلکہ ہر ایک رہن مدت معینہ تک کے لئے قرار پاتا ہے۔ جس کے بعد فک رہن سے اشیاء مرہونہ کا اصل مالک کی طرف واپس ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور مرہونہ چیز فی الحال مقبوضہ کے حکم کے ماتحت مقبوضہ تو ہو سکتی ہے۔ لیکن مملوکہ نہیں ہوتی۔ اور راہن اور مرتہن کا معاملہ بائع اور مشتری کا سا نہیں ہوتا۔ کیونکہ مشتری کی طرف خریداری میں خرید کردہ چیز کی ملک کا حق بھی منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن مرتہن کی طرف رہن سے ملک کا حق منتقل نہیں ہوتا۔ پس رہن میں امید دلائی گئی ہے۔ کہ آخر ایک دن نفس رہینہ بعد سزا بھگتنے کے جہنم سے خلاصی حاصل کرے گا

ملائکہ کو روح پر مقدم کرنے کی وجہ

اور آیت تعرج الملٰئکۃ والروح میں ملائکہ کو روح پر مقدم کرنا یہ تقدیم ملائکہ کی فضیلت کے لحاظ سے ہے۔ اس لئے کہ کفار اور مجرمین کا خدائے ذی المعارج کی طرف عروج کرنا عذاب کی تلخی کے باعث ملائکہ کے ذریعے ہوگا۔ گویا ملائکہ ہادی اور راہنما ہونے سے مرتبہ تقدم پر آگے آگے راہنمائی کرنے والے ہوں گے۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ معذبان جہنم ملائکہ کی راہنمائی میں توجہ الی اللہ میں ترقی کرتے کرتے خدائے ذی المعارج تک پہونچنے والے ہوں گے۔

اور آیت یوم یقوم الروح والملٰئکۃ صفاً میں الروح سے مراد جیسا کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الروح کی جو اس آیت میں مذکور ہے اپنی کتاب نور الحق حصہ اول میں تشریح فرمائی ہے۔ نوع بشر کا روح ہے یعنی تمام انسانوں کی روحیں، اور الروح کا الف لام جنس کا قرار دیا گیا ہے جیسے کہ آیت والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا الخ میں الانسان بقرینہ استثناء الذین آمنوا الخ مستثنیٰ منہ ہونے سے جمع کے حکم میں ہے۔ اور چونکہ عالم آخرت ادی نہیں ہوگا بلکہ روحانی ہوگا۔ اس لئے اس دنیا کی سب چیزیں بھی وہاں عالم آخرت میں مادیت سے روحانیت میں منتقل کر دی جائیں گی۔ اور انسان کا فانی جسم ایک فانی لباس کی طرح دنیا میں ہی رہ جائیگا اور عالم آخرت چونکہ فنا اور موت سے بالا ہے۔ اس لئے وہاں جو جسم ملیں گے وہ بھی غیر فانی حیثیت رکھنے والے ہوں گے اور کہہ سکتے ہیں کہ عالم آخرت میں انسانی جسم کے قائمقام بھی روح ہوگی۔ جو موت کے بعد عالم آخرت میں خدا تعالےٰ کے فیض حیات کی نئی تجلی سے جو ابدی زندگی کے مناسب ہوگی قائم مقام جسم کے قرار پائے گی۔ اور ایمان اور اعمال کے ذریعے جو روحانی حس لطیف تر پیدا ہوگی۔ وہ قائم مقام روح کے ہوگی۔ پس آخرت کے عالم میں جو روحانی کیفیات سے روحانی کہلانے کا ہی مقتضی ہوگا۔ تمام انسانوں کی روح کو بمعنے اتحاد جنسیت الروح کے لفظ سے ذکر کیا گیا۔ اور چونکہ ملائکہ بھی روحانی اور غیر مادی مخلوق اور لطیف ہستیاں ہیں۔ اور قیامت کو انسان بھی اپنی لطافت وجود کے باعث ملائکہ سے مشابہ ہوں گے۔ اس بناء پر فرمایا کہ روح اور ملائکہ قیامت کو ایک ہی صف میں رکھے جائیں گے۔ پھر اس لحاظ سے بھی کہ ہر ایک نیک و بد کے ساتھ فرشتے ہوں گے۔ جیسے کہ سورۃ قٓ والقرآن المجید میں فرمایا وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ سائق اور شہید کی صفت کے فرشتے ہوں گے۔ اور یہ سب کے سب ایک صف میں کھڑے کئے جائیں گے۔ اور فقرہ یوم یقوم الروح والملٰئکۃ میں الروح کو ملائکہ پر مقدم کرنا بھی بوجہ فضیلت ہے۔ اس لئے۔ کہ روح بشر کی تمام روحوں میں نبیوں اور رسولوں کی روحیں بھی شامل ہوں گی۔ اور وہ اپنی شان فضیلت کے لحاظ سے سب مخلوقات کی مخدوم ہوں گی۔ اس لئے ان کی فضیلت تغلیب کے طور پر مرتبہ تقدم کی مقتضی ہونے سے ان کے لئے ملائکہ پر باعث تقدیم ہوئی۔ اور اس کے مقابل تعرج الملٰئکۃ والروح میں چونکہ جہنم کے عذاب اور کفار کا ذکر ہے۔ اس لئے وہاں الروح کفار اور عذاب کے قرینہ سے صرف کفار ہی کی روح مراد ہو سکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ملائکہ کو الروح پر جو کفار کی روح ہے مقدم رکھا گیا ہے۔

لیلۃ القدر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ بھی ہے

اور سورۃ القدر کی آیت لیلۃ القدر خیر من الف شہر تنزل الملٰئکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام ہی حتیٰ مطلع الفجر میں ملائکہ کے ساتھ الروح کے ذکر سے روح القدس اور روح الامین یعنی جبریل مراد ہے۔ جیسا کہ حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب فتح اسلام اور توضیح مرام میں اس کی تشریح فرمائی۔ کہ لیلۃ القدر سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ بھی ہے۔ جس میں سب آسمان کے ملائکہ نیک دلوں میں نیک تحریک پیدا کرنے کے لئے اترے۔ اور روح القدس اپنی کامل تجلی کے ساتھ کلام شریعت لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور پھر ملائکہ اور روح القدس کا نزول ہونے سے اور بار بار ہونے سے آخر وہ تاریکی کفر اور ضلالت کی جو شب تاریک کی طرح تمام عالم پر محیط ہو رہی تھی۔ اس کے پردے پھٹنے اور پھٹتے پھٹتے وہ حالت پیدا ہو گئی جو حتیٰ مطلع الفجر کی مصداق ثابت ہوئی۔ گویا بتایا کہ قرآن کا نزول انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے ارشاد کے رو سے ایک تاریک زمانہ میں ہوا۔ جو ایک تاریک رات سے مشابہ تھا۔ اور جیسے ستارے اور چاند اور سورج ظاہری رات کی تاریکی کا مقابلہ کرتے ہیں اسی طرح روحانی رات کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے ملائکہ اور روح القدس کا نزول ہوا۔ جن کی مظہریت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی طرح اور آپ کے خلفاء چاند کی طرح۔ اور مومنوں کی جماعت آسمان کے ستاروں کی طرح ظلمت و ضلالت کو دور کرنے والے اور باعث ہدایت عالم بنے۔ اور تنزل الملٰئکۃ والروح میں روح کو مؤخر اور ملائکہ کو مقدم اور وجہ سے بھی کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ اس جگہ روح القدس یا روح الامین جو مختلف تجلی کے لحاظ سے جبریل فرشتہ ہی مراد ہے۔ اور ملائکہ سے بھی ہے۔ اس کا نزول بھی ملائکہ کے نزول میں شامل ہے۔ باوجود اس کے پھر اس کا الگ بھی ذکر کرنا اس کی خصوصیت کے اظہار کے لئے ہے۔

جبریل کی خصوصیت

اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ وہ دینی اور روحانی محکمہ کے تمام ملائکہ کا افسر ہے۔ اور قرآن کریم اپنے اسلوب بیان میں تعمیم کے بعد تخصیص کے ذکر سے بعض کی خصوصیات کا اظہار بھی کر دیتا ہے۔ جیسے کہ سورہ بقر میں آیت من کان عدواً للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکٰل میں ملائکہ کا ذکر کرنے کے بعد پھر جبریل اور میکائیل کا ذکر کرنا جو ملائکہ سے ہی ہیں بغرض اظہار خصوصیت ہے۔ اسی طرح تنزل الملٰئکۃ والروح کے الفاظ میں الملائکہ کے بعد الروح کا ذکر روح القدس اور روح الامین کی خصوصیت کے اظہار کی غرض سے ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ملکوت السماء کا لشکر ملائکہ معہ اپنے افسر روح الامین کے نزول فرما ہوا۔ اور اس نزول ملائکہ کی غرض بھی درحقیقت خدائے ذی المعارج کی طرف عروج کرنا ہی ہوتا ہے۔ اور کبھی نزول کے بالمقابل جیسے کہ آیت وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا وھو الرحیم الغفور (سورۃ سبا) میں ہے۔ عروج کے لفظ کو لا کر ذکر کیا جاتا ہے۔ گویا ان ملائکہ کا نزول اس لئے ہوتا ہے۔ تا دینی اور روحانی علوم کے انوار کے ذریعے لوگوں کو مادی اور نفسانی تاریک خواہشوں سے ہٹا کر خدائے ذی المعارج کی طرف اوپر کھینچیں۔ اور پستی سے بلندی کی طرف اپنی معیت میں نزول کے بعد عروج کی طرف لے جائیں یہاں تک کہ ذی المعارج خدا تک پہونچ جائیں۔ جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

غیر مسلموں کی جد وجہد

ہندو اور سکھ

ایک گذشتہ پرچہ میں سکھوں کی اس شکایت کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہندو سکھ ازم کو مٹا رہے ہیں۔ اور اپنے پیسہ کے زور سے انہیں ہندوؤں میں مدغم کر لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اب تصویر کا دوسرا رخ یعنی ایک بہت بڑے ہندو لیڈر بھائی پرمانند جی کا نظریہ ملاحظہ ہو۔ آپ اپنے اخبار ہندو ۲۹ جنوری میں ایک مراسلت درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"کسی گاؤں میں جاؤ۔ وہاں مسلمانوں کی مسجد دیکھو گے یا سکھوں کا گوردوارہ پہلے سب جگہ دھرم شالائیں ہوتی تھیں۔ آہستہ آہستہ یہ دھرم شالائیں اب گوردوارے بن گئے ہیں۔ اور وہاں کے ہندو اور ان کی سنتان (اولاد) آہستہ آہستہ اب ہندو دھرم کو چھوڑ رہی ہے ۔۔۔۔ پنجاب کے ہندوؤں میں ہندو کا توجذبہ نہیں ہے۔ اور جو جذبہ کسی زمانہ میں موجود بھی تھا۔ وہ سکھی میں تبدیل ہو گیا۔ اور آج کل سکھ ہندوؤں سے علیحدہ ہو بیٹھے ہیں"

گویا سکھوں کو تو یہ شکایت ہے کہ ہندو انہیں کھائے جا رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کا یہ رونا ہے کہ سکھ ازم نے ہندو ازم کو تباہ کر دیا ہے۔

حیدر آباد میں آریہ سماجی سرگرمیاں

آریہ اخبار "پرکاش" ۲۸ جنوری لکھتا ہے

سارودیشک سبھا مختلف سجنوں سے بیتر دیوہار کر رہی ہے۔ کہ وہ کچھ سمیہ حیدر آباد میں ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ سوامی ستیہ دیو جی گئے ہیں۔ اور بھی کئی مہانو بھاؤ وہاں بھیجے جائیں گے۔ یہ لوگ زیادہ تر شہروں میں پرچار کر سکیں گے۔ دیہات میں جہاں کے لوگ ہماری بھاشا نہیں سمجھتے۔ پرچار کرنے کے لئے دوسری قسم کے اپدیشکوں کی ضرورت ہے کچھ تو سبھا کو مل گئے ہیں۔ اور وہ لگا دیئے گئے ہیں۔ کچھ سبھا تیار کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ ایک ورش تک تیار ہو جائیں گے۔ شولا پور میں ایک اپدیشک ودیالہ کھولا گیا ہے جہاں مرہٹی۔ تلنگی اور کناڑی بھاشاؤں کے جاننے والے اپدیشک تیار کئے جاتے ہیں ۔۔۔۔ کوشش ہونی چاہیئے کہ حیدر آباد کی بھاشاؤں میں چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ لکھے جائیں۔ بڑی بڑی پستکیں لکھنے کا کام اس وقت ہو گا۔ جب مرہٹی۔ تلنگی اور کناڑی کے ودوان اپدیشک ہمارے پاس ہونگے۔ اس کے لئے روپیہ کی ضرورت بھی ہے۔ مگر روپیہ ہمارے پاس ہے۔ تیسری ضرورت یہ ہے۔ کہ ریاست میں کچھ آریہ سماج مندر بنائے جائیں ۔۔۔۔۔ غرض یہ کہ ہمیں حیدر آباد کو کسی صورت میں بھلانا نہ چاہیئے یہ ہماری نئی کالونی ہے۔ اسے اب کرہی دم لینا چاہیئے۔ مختلف حکومتیں اپنی نو آبادیوں کو بسانے کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کرتی ہیں۔ اگر ہم حیدر آباد کو لاکھوں خرچ کر کے اپنا بنا سکیں۔ تو یہ مہنگا سودا نہیں"

ان سطور سے واضح ہو جاتا ہے کہ حیدر آباد میں آریہ سماجی زہر پھیلانے کے لئے یہ لوگ کس قدر تیاریاں کر رہے ہیں۔ محض اس غرض سے شولا پور میں ایک اپدیشک ودیالہ کا کھولا جانا بالخصوص ہمارے مسلم بھائیوں کے لئے قابل غور ہے۔ اور اس طرح چاروں طرف سے حیدر آباد پر سماجی یورش کی تیاریوں کا نتیجہ جو کچھ ہو سکتا ہے وہ ظاہر ہے۔

بھیلوں میں تبلیغ عیسائیت

سی۔ پی کے بعض علاقوں بالخصوص دیسی ریاستوں میں جن میں ٹہروہ۔ اور گوالیار وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اب تک ہندوستان کے اصل باشندے یعنی بھیل کافی تعداد میں آباد ہیں۔ یہ لوگ نہایت مضبوط۔ جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں۔ تیر۔ تلوار اور بندوق وغیرہ چلانے میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔ ہندو روایات میں بیان ہے۔ کہ ان لوگوں نے راجہ رام چندر کی راون کے مقابلہ میں بہت امداد کی تھی۔ اس وقت ان علاقوں میں بھیلوں کی آبادی تقریباً چالیس لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ ایک آریہ اخبار کا بیان ہے کہ ان میں سے چودہ لاکھ عیسائی ہو چکے ہیں۔ اس وقت سینکڑوں عیسائی مشنری ان میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان میں تبلیغ عیسائیت پر سالانہ تقریباً چار لاکھ روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اب معلوم ہؤا ہے کہ دیانند سالویشن مشن بھی ان لوگوں کو آریہ بنانے کے لئے وہاں پہنچ گیا ہے۔

ہندوؤں کی تباہی کا "کارن"

معاصر ہند لکھتا ہے۔ "ہندوؤں کو سب سے بڑا ذمہ داری کا کام اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی معلوم ہوتی ہے۔ ہندو نہ کچھ کھائیں گے۔ نہ پئیں گے۔ ان کو ہر وقت اپنی اولاد کی شادی کی فکر لگی رہے گی۔ اور وہ اس کے لئے پیسہ جوڑتے رہیں گے ان کی شادیوں پر جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ سارا فضول جاتا ہے۔ بلکہ سماج کی بربادی کا کارن بن رہا ہے۔ ان کے مقابلہ پر مسلمان لوگ ہیں جن کو شادیوں کی کوئی فکر نہیں۔ اور نہ ان کو شادیوں کے فضول اخراجات کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وہ جو کچھ کماتے ہیں۔ اسے کھاتے پیتے ہیں اور اپنی صحت یا جسم کو اچھی طرح قائم رکھتے ہیں۔ اب پڑھے لکھے ہندوؤں میں ایک اور بڑی بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ کسی تعلیم یافتہ نوجوان سے ناطہ کا ذکر کرو۔ وہ ہزاروں روپے اپنی قیمت مانگتا ہے۔ کوئی کہتا ہے اسے ولایت جانے کا خرچ دیا جائے۔ کوئی کہتا ہے اسے موٹر کار مہیا کی جانی چاہیئے۔ جس سوسائٹی کے اندر ایسے برے خیالات کے نوجوان بڑھ جاتے ہیں۔ وہ کیسے زندہ رہ سکتی ہے۔

یہ واضح الفاظ میں ہندو تمدن پر اسلامی تمدن کی فضیلت کا اعتراف ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو بیاہ شادی کی بے جا رسوم کی وجہ سے تباہ ہو رہے ہیں۔ انہیں ہندوؤں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ جو اسلامی سادگی کو دیکھ کر پکار رہے ہیں۔ کہ کاش اسلام کی سادگی ان کو بھی میسر ہوتی۔

مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے آریوں کی سرگرمیاں

۲۷ جنوری۔ آریہ سماج امرتسر کا سالانہ جلسہ منعقد ہؤا۔ ایک آریہ لیکچرار سیتا [illegible] جی نے اپنے لیکچر میں کانگرس کی موجودہ پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ہندوؤں کو منظم ہونے کی اپیل کی اور کہا کہ آئندہ مردم شماری میں ہندوؤں کو گذشتہ مردم شماری کی طرح غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ تعداد ہی سے آج کل پولیٹیکل اور سوشل حقوق ملتے ہیں۔ ایک اور لیکچرار کنور سکھ لال نے کہا۔ کہ آج ہندوستان میں مذہب کی مٹی پلید کی جا رہی ہے۔ ہندو کو مسلمان اور مسلمان کو ہندو کا خوف دلایا جا رہا ہے۔ مسلمان سات سو برس کی حکومت سے ہندوؤں کو نہیں مٹا سکے۔ تو مسلم لیگی لیڈروں کی دھمکیاں انہیں کس طرح مٹا سکیں گی۔ ویدک دھرم کو ہی یہ فخر ہے کہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی ایک صدی کے اندر ہی اس نے رشی دیانند اور مہاتما گاندھی جیسے انسان پیدا کئے۔ حیدر آباد ستیہ گرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ اپنے دھرم کی رکھشا کے سوال پر تمام ہندو ایک ہیں۔ اس ستیہ گرہ کے دوران میں ہم نے گاندھی جی کے اصولوں کو در حقیقت راستے سے ہٹا کر دیا ہے۔ گاندھی جی کے اصولوں سے خواہ ہمیں کتنا اختلاف ہو۔ مگر آریہ سماج کو بھی ان کے ہی طریقہ کار سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

اعلان معافی

ملک عبدالحمید صاحب پسر ملک غلام حسین صاحب محلہ دارالرحمت قادیان جو اب جنجہ یوگنڈا- ایسٹ افریقہ میں رہتے ہیں- کو ایک اخلاقی قصور کی بنا پر جماعت سے اخراج اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی- اب ان کی معافی کی درخواست پر ان کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم وشفقت معاف فرما دیا ہے- لہذا بغرض اطلاع اعلان کیا جاتا ہے

ناظر امور عامہ

وصیتیں

نمبر ۵۳۹۴ منکہ نعیمہ بیگم زوجہ مولا بخش صاحب قوم ننگاہ راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲ ۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں- میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد ۱۵ روپے ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی- میرا مہر ۱۰۰/- روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں- العبدہ نعیمہ بیگم بقلم خود اول معلمہ زنانہ مدرسہ ادرحمہ

گواہ شد مولا بخش بقلم خود خاوند موصیہ- گواہ شد مستری غلام محمد چغتائی-

نمبر ۵۵۰۳ منکہ محمد عبداللہ خان ولد شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ ملازمت عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲ ۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں- البتہ میری ماہوار آمدن ۳۵/۰ روپے ہے- میں اپنی آمدنی کا تازیست ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا- اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو- اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی-

العبد محمد عبداللہ خان- آر- سی- سی گڈس آفس راولپنڈی

گواہ شد عبدالرحیم اوورسیر محکمہ نہر دریام ضلع جھنگ- گواہ شد محمد شفیع ہیڈ کلرک انچارج نوشہرہ چھاؤنی-

نمبر ۵۴۹۷ منکہ عنایت اللہ ولد میاں محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر قریباً ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ ۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں- میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے- ایک قطعہ اراضی ایک کنال جس کی قیمت اسوقت مبلغ چار صد روپیہ ہے- اور ایک دوکان جس کا سرمایہ بھی مبلغ چار صد روپیہ ہے- میں اپنی اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں- علاوہ ازیں مجھ کو اسوقت قریباً مبلغ دس روپے مہینہ کی آمدنی ہے- میں اس آمدنی کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں- میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا- میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو- اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی-

العبد عنایت اللہ لائل پوری دکاندار محلہ دارالفتوح

گواہ شد سید غلام محمد شاہ دوکاندار محلہ دارالفتوح- گواہ شد عبدالعظیم احمدی جلد ساز دارالفتوح-

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور۔ ۳۰ جنوری۔ پنجاب اسمبلی میں گورنمنٹ نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ مہابیر دل وغیرہ فرقہ دار والنٹیر جماعتوں کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ گورنمنٹ انہیں خلاف قانون قرار دے دیگی۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ انہیں خلاف قانون قرار دینے کے متعلق فی الحال غور نہیں ہوا فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ انہیں خاص شرائط کے ماتحت رجسٹرڈ کرانا پڑے گا۔ یہ شرائط گورنمنٹ خود مرتب کرے گی۔ اس سلسلہ میں عنقریب کسی اعلان کی توقع کی جاتی ہے۔

روم۔ ۳۰ جنوری۔ سائینور مسولینی نے آج وزیر خارجہ اور دوسرے جرنیلوں سے ملاقات کرتے ہوئے اٹلی کے حفاظتی انتظامات پر بحث کی۔ مسولینی نے ہدایات جاری کیں کہ تمام احتیاطی انتظامات بڑھا دیئے جائیں اور مزید افسروں اور سپاہیوں کو فوج میں طلب کر کے مسلح افواج کی تعداد زیادہ کر دی جائے۔

پیرس۔ ۳۰ جنوری۔ وزیر اعظم فرانس موسیو دلادیہ نے کل رات ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اہل فرانس سے اپیل کی کہ وہ موجودہ جنگ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کے لئے آمادہ رہیں آپ نے کہا کہ گذشتہ پانچ ماہ کی جنگ سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ جرمنی تمام دنیا پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ جرمنی کے ذخائر بہت زیادہ ہیں ان کی اہمیت کو کم سمجھنا بے وقوفی ہے لیکن فرانس اس بات کا عزم صمیم کر چکا ہے کہ وہ آخر دم تک لڑتا رہیگا آج ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا۔ کہ مغربی محاذ پر کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ سردی غضب کی پڑ رہی ہے۔

لکھنؤ۔ ۳۰ جنوری۔ کل گونڈہ سے ۴۳ میل کے فاصلہ پر نواب گنج میں فرقہ دار فساد ہو گیا اور حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ کے طور پر ۱۵ آدمی مجروح ہوئے۔ اس وقت تک فساد میں ۳۶ اشخاص مجروح ہو چکے ہیں۔ ایک شخص مر گیا ہے۔

پشاور۔ ۳۰ جنوری۔ ایک مقامی

اخبار کے بیان کے مطابق افغانستان میں سڑکوں کی حالت کو بہتر بنایا جا رہا ہے تاکہ وہ بڑی بڑی موٹروں کی آمد و رفت کے قابل ہو جائیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ افغانستان میں دفاعی انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور حکومت افغانستان نے بہت سی توپوں کے آرڈر دیئے ہیں۔

نیویارک۔ ۳۰ جنوری۔ حکومت برطانیہ و لایات متحدہ امریکہ کی طیارہ ساز کمپنی سے ۴۵ لاکھ پاؤنڈ کا مال خرید رہی ہے کمپنی کو جدید ترین قسم کے دو سو بمبار طیاروں کا آرڈر دیا گیا ہے یہ طیارے پہلے خرید کئے ہوئے طیاروں کی نسبت زیادہ تیز رفتار اور بڑے ہونگے۔

حکومت برطانیہ نے جمہور سے اپیل کی ہے کہ وہ کوئلہ اور بجلی کے استعمال میں کفایت شعاری سے کام لیں۔ اگرچہ ملک میں کافی ذخائر موجود ہیں مگر موجودہ مشکلات کے پیش نظر اس قسم کی احتیاط ضروری ہے

لنڈن۔ ۳۰ جنوری۔ فن لینڈ سے آمدہ تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر غیر ممالک سے فن لینڈ کو مزید امداد نہ پہنچی تو فن لینڈ روس کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اب تک جو سامان جنگ فن لینڈ میں پہنچا ہے وہ بہت ناکافی ہے۔ اخبار ٹائمز کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ روس نے فن لینڈ پر فتح حاصل کرنے کے لئے دگنی طاقت کا استعمال شروع کر دیا ہے اور رومانیہ کی سرحد پر جو روسی فوجیں جمع تھیں انہیں فن لینڈ میں لڑنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ ایک بیان کے مطابق جنگ شروع ہونے سے لے کر اب تک ایک لاکھ بیس ہزار روسی مر چکے ہیں۔

آسلو۔ ۲۹ جنوری۔ فن لینڈ کے محاذ جنگ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بحر منجمد شمالی سے ۸۰ میل جنوب کی جانب جھیل کیانتا جاروی پر روسیوں اور فنوں

کی جنگ میں ۱۵ ہزار روسیوں نے حصہ لیا روسی فوج کئی روز سے اس مقام پر جمع ہو رہی تھی۔ فنوں کو ان کے اس ارادے کا علم ہو گیا اور جھیل کے ارد گرد جنگلوں میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ جب روسی فوج آگے بڑھی تو چاروں طرف سے فنوں نے حملہ کر دیا۔ فن طیارے بھی بمباری میں مصروف ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اس بمباری سے منجمد جھیل کی برف ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی اور روسی ٹینک توپیں اور مسلح کاریں جھیل میں غرق ہو گئیں۔ بہت کم روسی اس معرکہ سے جان بچا کر بھاگ گئے۔

دہلی۔ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان ملاقات کا وقت ۵ فروری مقرر ہوا ہے۔ گاندھی جی ۴ فروری کی صبح کو دہلی پہنچ رہے ہیں۔

رنگون۔ ۳۰ جنوری۔ ابھی تک ہندو مسلم فساد پر پوری طرح قابو نہیں پایا جا سکا۔ آج بھی اکا دکا حملوں کی کئی وارداتیں ہوئیں۔ اس وقت تک ۱۲ آدمی ہلاک اور سو سے زیادہ مجروح ہو چکے ہیں۔ پولیس نے فساد کے سلسلہ میں ۶۰۰ کے قریب آدمی گرفتار کئے ہیں۔

مدراس۔ ۳۰ جنوری۔ حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اپریل ۳۹ء سے ستمبر ۳۹ء تک دیہات سدھار کی سکیموں پر سات لاکھ ۹۳ ہزار سات سو روپیہ صرف ہوا۔

بمبئی۔ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے موجودہ جنگ میں ہندوستان سامان جنگ اور اسلحہ سے مؤثر امداد کر رہا ہے فیکٹریوں میں جس قدر سامان تیار کرنے کی طاقت ہے اسے پورے طور پر جنگی سامان کی تیاری میں لگایا جا رہا ہے۔ بھاری تعداد میں بم کے خول مشینوں سے تیار کئے جا رہے ہیں اور مستقبل قریب

میں بموں کے لئے تمام اشیاء بھی تیار ہونی شروع ہو جائیں گی۔ مصر فلسطین اور مشرق بعیدہ میں ہندوستانی فوجوں کے لئے لوہے کے گرم کپڑے تیار کر کے ہندوستان سے بھیجے جا رہے ہیں۔ اور کارخانوں کو توسیع دی جا رہی ہے تاکہ ہندوستان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ لنگ سٹاک کی تمام ضروریات خود پوری کر سکے۔

کوپن ہیگن۔ ۳۰ جنوری۔ جرمنی میں یکم فروری سے موٹروں کی خرید و فروخت بند کر دی گئی ہے۔ اب کار خریدنے کے لئے خاص اجازت لینی پڑے گی۔

لنڈن۔ ۳۰ جنوری۔ بلگریڈ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ حکومت جرمنی نے بلقانی ریاستوں کو مطلع کیا ہے کہ بوہیمیا اور موراویا کو مارچ یا اپریل سے جرمنی کے چونگی کے انتظام میں شامل کر دیا جائیگا

بمبئی۔ ۳۰ جنوری۔ گورنر بمبئی نے زرعی قرضہ ریلیف بل کو جو کانگرس وزارت کے عہد میں بمبئی اسمبلی نے پاس کیا تھا منظور کر لیا ہے۔

میڈرڈ۔ ۳۰ جنوری۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ وہ تمام اسیر جنہیں نیشنلسٹ گورنمنٹ کی تحریک کے خلاف سیاسی جرائم میں بارہ سال سے کم قید کی سزا ہوئی تھی اور جنہیں فوجی عدالتوں نے سزائیں دی تھیں سب رہا کر دیئے جائیں گے۔ اسی طرح جن لوگوں کی جائدادیں ضبط کی گئی تھیں۔ وہ بھی واپس کر دی جائیں گی۔

روم۔ ۳۰ جنوری۔ ٹرکی اور اٹلی کے تجارتی تعلقات پہلے ہی بہتر تھے اب دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات بہتر ہو رہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ اٹلی ترکی سے ایک اور معاہدہ کرنے والا ہے جو سیاسی نوعیت کا ہوگا۔ رومانیہ سے بھی ترکی کے تجارتی تعلقات مضبوط ہو گئے ہیں۔

نیویارک۔ ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے غیر ملکی ایجنٹوں اور جاسوسوں کی طرف سے اس امر کی کوشش کی گئی تھی کہ امریکہ کے صنعتی کارخانوں اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کو نقصان پہنچایا جائے پولیس کی طرف سے اس سلسلہ میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی